پر حالات درست ہونے تک انہیں رکھا۔

وصال مبارک آپ رضائے الٰہی سے جمعرات کے روز ۲۷ رشوال ۱۳۷۶ھ ساڑھے بارہ بجے رات رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا مزار پُر انوار خانقاہِ سراجیہ کی مسجد کے شمال مغرب میں موجود ہے۔

آپ کے جانشین آپ کے وصال مبارک کے بعد خانقاہِ سراجیہ سے متعلق جملہ مریدین، بزرگان اور اکابرین نے متفقہ طور پر آپ کے منظورِ نظر اور خلیفۂ اعظم حضرت سیدنا و مرشدنا مولانا ابوالخلیل خان محمد مدظلہٗ العالی کے دستِ حق پرست پر تجدید بیعت کر لی۔ آپ تاحال فیضانِ نقشبندیہ مجددیہ کی سلک تابدار بن کر اس سلسلۂ پاک کے فیوض و برکات سے تمام طالبانِ حق کو مشرف فرما رہے ہیں۔

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ

ولادت باسعادت آپ بانی خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان قدس سرہٗ العزیز کے چچازاد بھائی حضرت خواجہ عمر رحمۃ اللہ کے گھر موضع ڈنگ ضلع میانوالی میں ۱۹۲۰ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد ایک اچھے خاصے زمیندار تھے ان کے چار صاحبزادے تھے جن میں سے دو کا انتقال ہوگیا۔ سب سے بڑے صاحبزادے ملک شیر محمد صاحب مرحوم تھے اور ان سے چھوٹے قبلہ حضرت صاحب مدظلہ العالی ہیں۔ آپ سے چھوٹے ملک فتح محمد مرحوم تھے اور ان سے چھوٹے ملک محمد افضل صاحب ہیں۔

حضرت نے ایک مرتبہ آپ کے والد حضرت خواجہ عمر صاحبؒ سے فرمایا کہ آپ کے پاس تین ایسی چیزیں ہیں کہ میرے پاس اس قسم کی ایک بھی نہیں آپ ان میں سے ایک مجھے دے دیں (اس وقت حضرت خان محمد مدظلہٗ العالی کے ہر دو برادران شیر محمدؒ اور فتح محمدؒ حیات تھے۔ اور آپ تینوں بھائیوں میں منجھلے تھے۔ مکرمی محمد افضل صاحب ابھی تولد نہ ہوئے تھے) اتفاق کی بات کہ ان دنوں لنگر کی شیردار بھینس خشک ہو چکی تھی۔ اور حضرت خواجہ عمرؒ کے پاس تین بھینسیں تھیں۔ چنانچہ انہوں نے خیال کیا کہ حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ العزیز اپنے لنگر کے درویشوں کے لئے ایک بھینس طلب کر رہے ہیں۔ لہٰذا فرمایا کہ آپ میری تینوں شیردار بھینسیں لے لیں۔ اس پر حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ العزیز مسکرائے اور فرمایا: "خواجہ عمرؒ ہمیں کسی بھینس کی احتیاج نہیں اپنا ایک فرزند ہمیں دے دو۔ حضرت خواجہ عمرؒ نے جواب دیا کہ آپ جونسا لڑکا پسند فرمائیں وہ آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہے۔ چنانچہ حضرت اعلیٰ کے ارشاد کے مطابق حضرت خان محمد مدظلہٗ کو

سکول کی تعلیم سے اٹھا کر آپ کی خدمت میں خانقاہ شریف بھیج دیا گیا۔ (تحفۃ السعدیہ صـ ۳۲۶)

تعلیم و تربیت آپ نے چھٹی تک لوئر مڈل سکول گھولہ میں تعلیم حاصل کی۔ جب آپ حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ العزیز کی مراد بن کر خانقاہ شریف پر آئے تو سب سے پہلے قرآن مجید پڑھا۔ پھر فارسی نظم و نثر اور علم صرف و نحو کی کتابیں اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا محمد عبداللہ قدس سرہٗ سے پڑھیں۔ اس کے بعد دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ اور پھر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت میں متوسطات عربی اور حدیث کی تعلیم مکمل کی ۱۳۲۶ھ میں دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے اور مولانا اعزاز علی صاحبؒ اور دیگر قابل اساتذہ سے دورہ حدیث پڑھا۔

دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد خانقاہ سراجیہ پر تشریف لائے۔ علوم دینیہ سے سیراب ہونے کے بعد اب قلب تزکیۂ باطن کے لئے تیار ہو چکا تھا۔ اسی دوران آپ نے اپنے پیر و مرشد سے کنز الہدایات، مکاتیب حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ، مکتوبات معصومیہ، ہدایۃ الطالبین اور مکتوبات امام ربانی پڑھے۔

خدمتِ شیخ آپ نے حضرت کی خدمت میں کئی برس گذارے۔ اس لئے آنحضرت قدس سرہٗ العزیز کے جملہ خانگی امور کی انجام دہی کا شرف حاصل ہوا۔ خانقاہ شریف کے مکانات کی تعمیرات میں حصہ لیا۔ آپ نے اپنی حیات طیبہ کو درویشوں اور زائرین خانقاہ سراجیہ کی خدمت کے لئے وقف رکھا اور ابھی تک خدمت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ آپ نے حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ العزیز کی وفات کے بعد حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہؒ کی خدمت میں پندرہ سال گزارے۔

حضرت قبلہ کی سجادہ نشینی حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ قدس سرہٗ العزیز کے وصال کے بعد خانقاہ سراجیہ سے متوسل جملہ اکابرین نے آپ کے دست مبارک پر تجدید بیعت کر لی۔ اس طرح فیض روحانی کا جو سلسلہ حضرتؒ سے جاری ہوا تھا۔ اور حضرت ثانیؒ کی ذات سے خانقاہ سراجیہ جس فیض کا مرکز بن گیا تھا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اسے جاری و ساری رکھنے کے لئے امام پاکبازاں نور عرفاں وہادی دوراں حضرت مولانا ابوالخلیل خان محمد مدظلہ العالی کو منتخب فرمایا۔ آپ تاحال خانقاہ سراجیہ کی مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہیں۔ اور مجھ جیسے تشنہ لب و قلب مریدین کی سیرابی فرما رہے ہیں۔

ختم نبوتؐ سے لگاؤ اور علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کی کوششیں آپ کو ختم نبوتؐ سے والہانہ لگاؤ ہے۔ اور آپ حضرت ثانی قدس سرہٗ العزیز کے زمانہ مبارک میں ختم نبوتؐ کے داعی ہونے کی وجہ سے میانوالی کی جیل میں قید رہے۔ موجودہ دور میں جب اس فتنہ نے سر اٹھایا تو حضرت

باقی صـ ۷۵ پر